بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

REGD No. L. 5254

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

۲۵ ربیع الاول ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۵/۱۰ | ۳۰ اخاء ۱۳۳۵ ہش ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۵۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۹ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں:

نوابزادہ میاں عبدالرحمٰن خان صاحب آف مالیرکوٹلہ کی وفات

مالیرکوٹلہ سے اطلاع ملی ہے کہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم کی بڑی بیگم صاحبہ کے بطن سے بڑے صاحبزادہ میاں عبدالرحمٰن خان صاحب وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم (باقی ص۸ پر)

تحریک جدید کے دفتر اوّل سال ۲۳ اور دفتر دوم سال ۱۳ کا آغاز

اسلام کے جانثار جانباز اور بہادر سپاہیو! اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ خلیفہ آپ کو دین کی مدد کے لئے آواز دے رہا ہے

آؤ! آگے بڑھو اپنے اموال اللہ تعالےٰ کی رضا کیلئے اسکی راہ میں لٹا دو تا جنّت کے وارث قرار پاؤ۔

بمفت ایں اجرِ نصرت را دہندت اے اخی ورنہ ❊ قضائے آسمانست ایں بہر حالت شود پیدا (حضرت مسیح موعودؑ)

مورخہ ۲۶ اکتوبر کے خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے "تحریکِ جدید" کے نئے سال کی قربانیوں کا اعلان فرماتے ہوئے جو خطبہ پڑھا۔ وہ قرآن پاک کے جن حقائق و معارف پر مشتمل ہے۔ وہ تو اس کی اشاعت پر ہی آپ کو معلوم ہوں گے۔ اس خطبے کے پڑھنے سے ہر مومن کے ایمان اور اخلاص میں نمایاں ترقی ہوگی۔ بلکہ موجودہ فتنہ پرداز گروہ کے دل میں بھی حسرت پیدا ہوگی۔ جس کا ذکر اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید کی اس آیت میں کیا ہے ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین (پارہ ۱۴ رکوع ۱) اسلام کی ترقی اور کامیابی دیکھ کر منافق بھی خواہش کریں گے۔ کہ کاش ہم بھی اس درجہ بغض و کینہ خلافت سے نہ رکھتے۔ اور خدا تعالےٰ کے فرمانبردار بندے بنے رہتے تو ان نعمتوں سے حصہ پاتے۔

ذیل میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا اسوۂ حسنہ اور بعض دوسرے احباب کے وعدوں کی فہرست دی جاتی ہے۔ تا جماعتوں کے احباب بھی اپنے وعدوں کو نمایاں اضافہ سے پیش کر سکیں۔ خصوصاً وہ نوجوان جو دفتر دوم میں شامل ہیں۔ اور وہ اپنی آمد کے لحاظ سے کم قربانی کر رہے ہیں۔ وہ اپنے وعدوں میں اپنی آمد کی نسبت سے اضافہ کریں۔ یعنے اگر وہ ایک ماہ کی آمد نہیں دے سکتے۔ تو کم سے کم نصف ماہ کی آمد دے دیں۔ تا ان کی جماعت کا وعدہ بحیثیت جماعت ڈیوڑھا یا دوگنا ہو جائے۔ ذیل میں وہ فہرست درج کی جاتی ہے۔ جو مورخہ ۲۶ اکتوبر کو ہی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کی گئی۔

سیدنا حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ۱۰،۰۰۰ روپے

سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم " " " ۱۱۲/- "

صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ بنت " " ۴۰/- "

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب ۴۰۰۷ روپے۔ خاکسار چوہدری برکت علی خان وکیل المال/۸۴ روپے

میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلےٰ ثانی معہ متعلقین ۳۷۵ روپے

قاضی محمد رشید صاحب سابق وکیل المال ۱۴۳ "

مرزا محمد یعقوب صاحب واقف زندگی ۵۴ "

ملک عبدالجبار صاحب جماعت احمدیہ ٹوپی ۹۲/۱۲ "

میاں خوشی محمد صاحب ڈبائی ۱۲ روپے۔ مرزا عبدالرشید صاحب معہ برادر خورد ۰۰۰۰ ۱۲ روپے

رحمت اللہ صاحب خادم مسجد گوجرانوالہ ۷ روپے

خلیفہ عبدالرحیم صاحب سیالکوٹ ۵۵ روپے۔ نیز وہ تحریر فرماتے ہیں۔ مجھے اپنے طور پر تحریک ہوئی ہے کہ میں آئندہ سال کا چندہ جس کا اعلان اکتوبر یا نومبر میں حضرت اقدس فرمایا کرتے ہیں ابھی ادا کردوں۔ کیونکہ زندگی کا بھروسہ نہیں۔ یہ بھی عرض کردوں کہ موجودہ فتنہ میری مندرجہ بالا تحریک کا باعث ہوا ہے۔ جہاں ہم استغفار لاحول اور درود شریف پر ان دنوں زیادہ زور دے رہے ہیں۔ وہاں ہمیں مالی قربانی بھی فوری کرنی چاہیئے۔ گو میری حالت پہلے جیسی نہیں مقروض ہوں۔ مگر دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مجھے غنی کردے۔ تا میں پہلے جیسی قربانی کرسکوں

حمید احمد اسمٰعیل صاحب پنشنر چک ۶/ب۔۱۱ ۱۰/۱۵۔ آپ نے آئندہ بھی سال ۲۳ بھی اس کے ساتھ ہی ادا کردیا ہے

سید دلائت شاہ صاحب انسپکٹر وہاڑی ۱۰۲/- روپے آپ نے اپنے آٹھ کس کی طرف سے اضافے کے ساتھ حصہ لیا ہے۔ اور ان کا یہ وعدہ ان کی ماہوار آمد سے بھی ڈیوڑھا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(باقی ص۸ پر)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا پوتا اور محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کا نواسہ ہے۔ ادارہ الفضل اس ولادت باسعادت پر سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ، نواب محمد عبداللہ خان صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ درازیٔ عمر عطا فرمائے اسے والدین اور سلسلہ کے لئے قرۃ العین بنائے اور وہ ان آسمانی رحمتوں برکتوں اور فضلوں کا وارث ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا پر نازل ہوئیں۔ آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۵۶ء

اسلام اور عالمِ اسلام

گذشتہ ایک صدی سے جب سے مسلمانوں نے مسلمان اقوام کے زوال کو محسوس کرنا شروع کیا ہے۔ بہت سے درددل رکھنے والے ایسے لوگ تقریبًا ہر اسلامی ملک میں پیدا ہوتے چلے آئے ہیں۔ کہ جنہوں نے مسلمانوں کے موجودہ زوال کے اسباب دریافت کرنے اور ان کا علاج تلاش کرنے کی کوشش کی ہے۔ جہاں تک ان لوگوں کی کوششوں کا تعلق ہے۔ اپنی اپنی بساط کے مطابق انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھنا چاہیئے۔ اور سچی بات یہ ہے۔ کہ آج دنیا کے مسلمانوں میں اگر کچھ بیداری نظر آتی ہے۔ تو انہی لوگوں کے طفیل ہے۔ اگرچہ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ بیداری اسلامی بیداری نہیں کہی جا سکتی۔ اگر کوئی بیداری عالمِ اسلام میں پیدا بھی ہوئی ہے۔ تو وہ محض دنیاوی قسم کی بیداری ہی کہی جا سکتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اسلام پسند طبائع اس بیداری کو اسلامی اقوام کی صحیح بیداری نہیں سمجھ سکتیں۔

چنانچہ گذشتہ مؤتمر عالمِ اسلام کے دمشقی اجلاس میں بہت سے علماء نے اس بنیادی مسئلہ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ حال ہی میں ایک ہفت روزہ اخبار نے مولانا سید ابوالحسن صاحب ندوی کا "عالمِ اسلام کی تعمیر نو" کے موضوع پر وہ فاضلانہ مضمون شائع کیا ہے۔ جو آپ نے مؤتمر کے اجلاس میں پڑھا ہے۔

فاضل مضمون نگار نے اس بات کی وضاحت نہایت قابلیت سے کی ہے۔ کہ آج ہم دنیا کے مسلمانوں میں اسلام کی روح کیوں مفقود پاتے ہیں۔ یعنی کیا وجہ ہے۔ کہ عالمِ اسلام کرۂ ارض کے ایک معتدبہ حصہ پر پھیلا ہوا ہے۔ مگر مختلف اقوام میں نہ اتحادِ عمل ہے۔ اور نہ کوئی ایسی حس موجود ہے۔ جس سے اسکی زندگی کا پتہ لگ سکے۔ مضمون نگار کے الفاظ میں

"چشمِ حسرت دیکھتی کیا ہے۔ کہ کوئی وقوعہ اور کوئی حادثہ بھی عالمِ اسلام پر اثر انداز نہ ہو سکا۔ نہ اس میں گرمی پیدا ہوئی۔ نہ غصہ آیا۔ نہ شعلے اٹھے۔ نہ آگ بھڑکی۔ اسلام کی مدافعت و نصرت و مقاماتِ مقدسہ کی حمایت و حفاظت کے لئے سینہ سپر کون ہوتا۔ نیند کے ماتوں نے آنکھ کھول کر بھی نہ دیکھا۔ جو امیدیں لگائی گئی تھیں۔ سب نقش بر آب ثابت ہوئیں۔ کہیں معمولی سی صدائے احتجاج بلند ہوگئی اور بس ہمیشہ کی طرح عالمِ اسلام اپنے روز و شب کے کام انجام دیتا رہا۔ اپنی خواہشات ولذات میں اسی طرح مست و مشغول حوادث سے اس طرح بیگانہ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ اس وقت محسوس ہوا۔ کہ عالمِ اسلام اپنی دینی حمیت کھو چکا ہے۔ اور جہاد کی آگ اس میں اگر سرد نہیں ہوئی ہے۔ تو عنقریب سرد ہو جانے والی ہے۔ اس وقت ساری دنیا نے دیکھ لیا۔ سمجھ لیا۔ اور جان لیا۔ کہ عالمِ اسلام پہلے سے بہت بدل چکا ہے۔ اس میں اب وہ روح اور جوشِ زندگی باقی نہیں رہا۔ جس کے لئے عالمِ اسلام مشہور تھا۔"

موجودہ عالمِ اسلام کی اس حسرت ناک حالت پر پہنچنے کی وجوہات کا بھی آپ نے ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ

"آج کا عالمِ اسلام' غلط نہ ہوگا اگر میں کہوں کہ بغیر ہمارے علم واحساس کے وہ اپنی روح بہت کچھ کھو چکا ہے۔ اور کھوکھلا ہو گیا ہے۔ اس میں وہ عناصر نہیں رہے۔ جن سے عالمِ اسلام عالمِ اسلام بنتا ہے۔ وہ عناصر ہیں ایمان بالغیب بن دیکھی اور قلبی حقیقتوں پر ایسا یقین جن کے سامنے وہ یقین بھی گرد ہے جو تجربہ و مشاہدہ سے مادہ پرستوں کو مادی اشیاء ... حاصل ہوتا ہے۔ دنیا کی چند روزہ حیات پر آخرت کی ابدی و دائمی زندگی کو ترجیح دینا از غارت دنیا اور اس سے لطف اندوزی کو دل میں جگہ دینا حق پر استقامت اور اس کے لئے جان کی بازی لگا دینا۔ اور آخری چیز دینی حمیت اور خودداری —— درحقیقت اپنے اندر ان چیزوں کا فقدان اور یہ اندرونی انقلاب اس رسوائی و ہزیمت کا سبب بنی ہے۔ جو عالمِ اسلام کو زندگی کے ہر میدان میں بار بار اٹھانی پڑی ہے۔ اور یہی وجہ اس المیہ (ٹریجڈی) کا حقیقی باعث ہے۔ جو عالمِ اسلام کو پیش آیا ہے۔"

اور یہ روح کس طرح مر گئی۔ اس کے متعلق مضمون نگار لکھتا ہے:۔

"وہ (مسلمان) بھولا ہوا ضرور ہے۔ مگر یہ بھی ہے، کہ یاد دہانی کی جائے۔ تو اس کو فورًا یاد آجاتا ہے۔ وہ سویا ہوا ہے۔ مگر اس طرح کہ جھنجوڑا جائے۔ تو فورًا بیدار ہو جاتا ہے۔ اس میں کبھی بغاوت وسرکشی نہیں پیدا ہوئی۔ وہ کوتاہ عمل ضرور ہے۔ مگر اس کو اس کا اعتراف بھی ہے۔ اور وہ اس پر نادم وشرمندہ بھی ہے۔ وہ خطا کار و غلط کار ہے۔ مگر اس کو اس پر اصرار نہیں۔ اس کے خاکستر کے اندر محبت کی چنگاریاں ہیں۔ اور اس کے دل کی گہرائیوں میں ایمان کی جڑیں اور عشق کی حرارت ہے۔ افسوس ہے کہ اس کو عرصہ سے محبت و ایمان کی زبان میں (جو اس کے سازِ فطرت کو چھیڑنے والی زبان ہے) عرصہ سے خطاب نہیں کیا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس کے اندر زندگی کی کوئی لہر پیدا نہ ہوئی۔ اور وہ ان مانوس صداؤں کو سمجھ نہ سکا۔ جو صرف مادہ پرست قوموں کے لئے وضع کی گئی ہیں۔"

آخر میں فاضل مضمون نگار نے کہ عالمِ اسلام کس طرح زندہ کیا جا سکتا ہے۔ بتایا ہے کہ

"ہاں تو بات صرف اتنی ہے۔ میرے محترم بزرگو! کہ عالمِ اسلام کو صرف اپنا آپ زندہ کرنا ہے۔ اس میں نئی اور تازہ روح ڈالنے کی ضرورت ہے۔ اس ایمان میں کہ اللہ ہی اس کا معبود۔ کارساز اور مالک ہے۔ اس ایمان میں کہ تمام انبیاء و رسل اللہ کی طرف سے آئے۔ اور اس کے بھیجے ہوئے آئے۔ اور جو کچھ انہوں نے کہا۔ اور بتلایا۔ بالکل حق اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اب دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہی ہمیشہ کے لئے ہدایت کا منبع و سرچشمہ اور نجاتِ اخروی کا واحد و تنہا راستہ ہیں۔ اور جس نے اس در کو چھوڑا۔ وہ کبھی گمراہی سے نہیں نکل سکتا۔ اور راہ نہیں پا سکتا ؎

محمدؐ عربی کہ آبروئے ہر دوسرا است
کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سرِ او

اور اس ایمان میں کہ تمام عالم کے نیست ہو جانے کے بعد ایک دن آئے گا۔ جب وہ اللہ کے سامنے پیش ہوگا۔ حساب کتاب ہوگا۔ نیک وبد اعمال کی جزا وسزا ملے گی۔ جنت یا دوزخ میں جانا ہوگا۔ ان تمام ایمانیات میں زندگی اور روح ڈالنے کے بعد ایمان واقعی ایمان ہوگا۔ وہ صرف دیکھنے کا یا سمجھنے کا ایمان نہ ہوگا۔ یہ ایمان جب نفوس میں کروٹ لے رہا ہوگا۔ اور صورت حقیقت بن چکے گی۔ اور تمام زندگی پر ایمان چھایا ہوگا۔ اس وقت ہر مشکل خود بخود حل ہو جائے گی۔ اور ہر قفل آسانی سے کھل جائیگا۔ . . . .

پس بزرگو اور دوستو! ہمیں چاہیئے کہ اس عالم کو اپنی اصلی حالت پر لانے اور اس کے ایمان اور اخلاق و اعمال کو دوبارہ زندہ کرنے میں لگ جائیں۔ یہ عالمِ اسلام کی تجدید و احیاء کا مقدس اور اہم ترین کام ہے۔ ہم اس کام کو اچھی طرح سمجھیں۔ اور اس کا یقین کریں۔ کہ قوی اور جاندار ایمان اور مختلف ملکوں میں بسنے والے تمام اسلامی حصول اور اسلامی جماعتوں میں صحیح اسلامی شعور ہی وہ چیزیں ہیں۔ جن سے فلسطین کے مشکل مرحلہ کو طے کیا جا سکتا ہے۔ یہ نہ صرف اسی مسئلہ کا حل ہے۔ بلکہ عالمِ اسلام کے ہر درد کی دوا ہے، یہی چیز ہے۔ جو فلسطین کے معرکہ میں بھی غلبہ و فتح کی ضامن ہو سکتی ہے۔ اور اس کے علاوہ دوسرے معرکوں میں بھی فتح کی کنجی ہے۔ آنے والے تمام خطروں سے حفاظت اسی سے ممکن ہے۔ اور ہر عزت اور برتری اور فلاح و نجاح کی اسی سے توقع ہے۔

پس عالمِ اسلام کے اہل الرائے مفکرین و مبصرین جن کی ایک معتدبہ تعداد اس جگہ جمع ہے اس بات کو سمجھیں اور غور کریں۔ کہ اس مبارک تحریک کو کس طرح شروع کریں۔ اور کس طرح اسلام کی صحیح دعوت اور صحیح ایمانی زندگی کی بازگشت کی عظیم مہم کا آغاز کریں۔ انہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ خود مسلمانوں کے اندر ایمان کا بیج کیسے بوئیں۔ اور ٹھنڈے دلوں اور بے حس جسموں میں دینی جذبات کی آگ کیسے بھڑکائیں۔ اسی دعوت الی اللہ۔ ایمان بالرسول کا وہ طریق اختیار کریں۔ جو عہدِ اول میں اختیار کیا گیا تھا۔ اور جس نے ایک نئے عالم کی تعمیر کی تھی۔

اس عظیم الشان اسلامی مؤتمر کے کرنے کا کام اس وقت یہی ہے۔ کہ سارے عالمِ اسلام میں اپنے داعی پھیلا دے۔ جو زمین کے گوشہ گوشہ میں پھیل جائیں۔ اور ایک مستقل تحریک اور دعوت کے علمبردار ہوں۔ یہ دعوت اسلامی اور حرارت ایمانی کا ایک شعلہ جوالہ اور ایک متحرک و سرگرم سفر کارواں ہو۔ اس طرح مؤتمر فلسطین کا مسئلہ بھی حل کر سکتی ہے۔ اور عالمِ اسلام میں ایک نئی زندگی پیدا کر سکتی ہے۔ جس میں ہر مشکل اور ہر مسئلہ سے عہدہ برآ ہونے کی مستقل صلاحیت و طاقت ہوگی۔"

جو کچھ فاضل مضمون نگار نے فرمایا ہے۔ بجا ہے اور ہم انہیں داد دیتے ہیں، کہ انہوں نے عالمِ اسلام کے حقیقی مرض کی تشخیص کرنے میں ایک حد تک کامیابی حاصل کی ہے۔ لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے، کہ مضمون نگار نے جو علاج بتایا ہے۔ یعنی ایمان باللہ ایمان بالرسول اور ایمان بالمعاد پیدا کیا جائے۔ یہ علاج سو فی صدی درست ہونے کے باوجود آپ نے یہ نہیں بتایا

(باقی صفحہ ۸ پر)

"پیغام صلح" کے چند "مغالطے"

از مکرم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی

میرے مضامین مندرجہ الفضل یکم ۹ ستمبر کا جواب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نے اپنی ۱۲-۱۹-۲۶ ستمبر ۱۹۵۶ء کی تین اشاعتوں میں دیا ہے۔ جواب کیا ہے چند مغالطے دے کر اپنے ناظرین کو خوش اور مطمئن کرنا چاہا ہے۔ میں یہ مضمون انہی مغالطوں کے ازالہ کے لئے لکھ رہا ہوں۔

جناب ایڈیٹر صاحب ۱۲ ستمبر کے پرچے میں رقمطراز ہیں۔

"آجکل اخبار الفضل میں خلیفہ صاحب کو خوش کرنے کے لئے عقیدت مندانہ خطوط خوابیں اور الہامات شائع ہو رہے ہیں"۔

گویا ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کے خیال میں یہ سب "خطوط خوابیں اور الہامات" جعلی۔ فرضی اور گھڑے ہوئے ہیں اور محض "خلیفہ صاحب کو خوش کرنے کے لئے شائع کئے جا رہے ہیں"۔ حالانکہ کئی خواب قسم کھا کر بیان کئے جا رہے ہیں۔ نہ معلوم خطوط لکھنے والوں کے متعلق اس قدر کھلی ہوئی بدظنی کا اختیار ایڈیٹر صاحب کو کہاں سے حاصل ہو گیا؟ کیا وہ پسند کریں گے کہ ان کے متعلق یہ کہا جائے کہ "جناب مولوی دوست محمد صاحب ایڈیٹر پیغام صلح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خلاف جو کچھ لکھ رہے ہیں۔ وہ سب اپنے "حضرت امیر" کو خوش کرنے کے لئے اور اس طرح اپنی نوکری سلامت رکھنے کے لئے کر رہے ہیں۔ جناب مولانا ہر چہ بر خود نہ پسندی بہ دیگراں ہم مپسند کے حکیمانہ مقولہ کو پیش نظر رکھئے اور کبھی کوئی ایسی بات نہ لکھئے۔ جس کی زد براہ راست اپنے اوپر پڑتی ہو۔

ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ "بعض "مخلصین" خلیفہ صاحب کی ہمنوائی میں جماعت احمدیہ لاہور کو بھی متہم ٹھہرانے سے دریغ نہیں کرتے۔ بلکہ بعض تو وہ بھی ہیں جو ویسے تو عقیدت مندی کا اظہار نہیں کر سکے۔ (مگر) پیغام صلح کے مضامین کا اَنٹ سَنٹ جواب لکھ کر اپنے آپ کو "مخلصین" میں شامل کرنا چاہتے ہیں ...... انہی میں سے شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی بھی ہیں۔ جو احمدیہ بلڈنگس کے پڑوس میں رام گلی کے اندر سکونت پذیر ہیں۔ شیخ صاحب اکثر اوقات احمدیہ بلڈنگس کے مہمانخانہ لائبریری یا دفتر پیغام صلح میں تشریف لاتے رہے۔ اور دوران گفتگو میں ان کے منہ سے وہ باتیں بھی نکل جاتی رہی ہیں۔ جو کسی مخلص عقیدت مند کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔ ہم پسند نہیں کرتے کہ ان باتوں کو صفحہ قرطاس پر لا کر ان کی پوزیشن کو مخدوش کریں"۔

مندرجہ بالا سطور میں چھ باتیں بیان کی گئی ہیں۔ اب نمبروار ان کے جواب سن لیجئے۔

(۱) اللہ تعالےٰ شاہد اور علیم ہے کہ میں نے ہرگز ہرگز "جماعت لاہور" پر کوئی اتہام نہیں لگایا بلکہ "جماعت لاہور" کی بیرونی اور اندرونی سازشوں کے متعلق جو کچھ آنکھوں سے دیکھا تھا۔ اور جو کچھ "مجلس معتمدین جماعت لاہور کے اراکین" نے خود شائع کیا تھا وہی بلا کم و کاست آپ کی خدمت میں عطا نے تو بقائے تو کہتے ہوئے پیش کر دیا تھا۔ ہمیں ان تاریک سازشی پردوں کو آپ لوگوں کے چہروں سے اٹھانے کی قطعاً ضرورت نہ تھی۔ اگر نہایت طنز کے ساتھ آپ خود یہ تحریر نہ فرماتے کہ:۔

"ایسی ناپاک سازشیں خلیفہ صاحب ہی کی جماعت میں چلتی ہیں۔ جماعت احمدیہ لاہور اور اس کے بزرگوں کا دامن بحمد للہ ان باتوں سے بکلی پاک ہے"۔

(۲) ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کی یہ بات بھی محض بدظنی پر مبنی ہے۔ جس روز پہلی مرتبہ مجھے اس فتنہ کا پتہ لگا۔ میں نے اسی دن (یعنی ۲۵ جولائی کو) اپنا اخلاص نامہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنے لڑکے میاں محمود کے ہاتھ بمقام مری بھیج دیا تھا۔ جس کا جواب بھی حضرت صاحب کی طرف سے اسی وقت آ گیا تھا۔ میں نہایت عقیدت کے ساتھ خلافت سے وابستہ ہوں۔ اور ان شاء اللہ اسی عقیدت میں میرا خاتمہ ہو گا۔ آپ جو کچھ چاہیں سمجھیں اور جو کچھ چاہیں لکھیں

(۳) میرے مضامین کو اَنٹ سَنٹ فضول و لایعنی لکھ دینے سے بنتا کیا ہے؟ ناظرین کرام جنہوں نے میرے مضامین کو پڑھا ہے۔ انہوں نے خود ہی اندازہ لگا لیا ہے کہ وہ کیسے ہیں۔ اور خود آپ کو بھی قابل مضحکہ تاویلات کے علاوہ ان کی تردید کی جرأت نہیں ہوئی۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ مضامین کہاں تک اَنٹ سَنٹ تھے

(۴) اپنے مہمان خانہ اپنے دفتر اور لائبریری میں میرے "اکثر آتے" کا طعنہ آپ اگر نہ دیتے تو اچھا تھا۔ اب جبکہ آپ نے طعنہ دیا ہے۔ تو سن لیجئے۔ کہ میں نے مہمان خانہ اور آپ کے دفتر میں آنے کا سلسلہ کیوں شروع کیا تھا؟ واقعہ یہ ہوا کہ آپ نے مجھ سے میرے مکان پر آ کر فرمایا کہ "میں تم سے کچھ کتابیں خریدنا چاہتا ہوں بشرطیکہ نرخ میں رعایت کر دو اور قیمت مجھ سے آسان اقساط میں لے لو"۔ چنانچہ میں نے بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ آپ کی دونوں باتیں منظور کر لیں۔ مگر جب پانچ ماہ تک بھی آپ سے قسطیں وصول نہ ہوئیں۔ تو بہت مجبور ہو کر میں آپ کے پاس یاددہانی کے لئے گیا۔ آپ دفتر میں تشریف نہ رکھتے تھے۔ اور مجھے آپ کے مکان کا پتہ نہ تھا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آپ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے مہمان خانہ کی اوپر کی منزل میں رہتے ہیں۔ اس تقریب سے میرا پہلی مرتبہ آپ کے مہمانخانہ میں جانا ہوا۔ مہمان خانہ میں جا کر میں نے جس شخص سے آپ کے متعلق پوچھا وہ اللہ رکھا تھا۔ جو اس وقت بحیثیت ملازم مہمان خانہ کی میزوں کو صاف کر رہا تھا (وہی اللہ رکھا جس کے متعلق آپ نے ۸ اگست کے پیغام صلح میں لکھا ہے کہ "وہ کبھی یہاں ملازم نہیں رکھا گیا") اس نے بتایا کہ آپ اوپر رہتے ہیں۔ جب میں نے آپ کو بلا کر قسط کی ادائیگی کے لئے کہا۔ تو آپ نے معذوری کا اظہار کیا۔ اور میں آپکی معذوری کو قبول کر کے چپکا واپس چلا آیا۔ اسی سلسلہ میں بیسیوں مرتبہ کئی مہینے تک مہمانخانہ اور آپ کے دفتر کے چکر لگانے مگر رقم وصول نہ ہونی تھی نہ ہوئی۔ آخر انتہائی طور پر تنگ آ کر میں نے آپ کی دارالکتب احمدیہ کو لکھ بھیجا۔ کہ جناب مولوی دوست محمد صاحب ایڈیٹر پیغام صلح کی تنخواہ میں سے اقساط ماہوار وضع کر لی جایا کریں۔ اس طرح یہ رقم بمشکل ادا ہوئی۔

ملاحظہ فرمایا جناب مولانا! یہ تھی میری آپ کے مہمان خانہ میں جانے کی ابتداء۔ بانی میں نے آپ کے مہمانخانہ سے قطعاً کسی قسم کا تعلق نہیں رکھا۔ چنانچہ جب میں صبح کے وقت اس سلسلہ میں آپ کی خدمت میں ایک روز حاضر ہوا تو آپ کے مہمان خانہ کے مہتمم صاحب نے بڑے اصرار سے مجھ سے چائے کی ایک پیالی پینے کے لئے فرمایا۔ مگر میں نے شکریہ کے ساتھ انکار کر دیا۔ پھر ۱۹۵۳ء کے قیامت خیز ہنگامہ میں آپ صاحبان کی طرف سے مجھے میرے مکان پر کہلا کر بھجوایا گیا کہ تمہارا مکان سخت خطرے میں ہے تم اپنے اہل و عیال کو لے کر ہمارے مہمانخانہ میں آ جاؤ۔ یہاں پوری حفاظت سے رہو گے۔ اس وقت میں نے اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ اپنے مکان میں محصور رہ کر مع اہل و عیال قتل ہو جانا منظور۔ مگر اپنے مخالفین کا احسان اٹھانا منظور نہیں چنانچہ میں نہیں گیا مگر اس بات کا ضرور اعتراف کروں گا۔ کہ جن صاحبان نے مجھے اپنے مہمانخانہ میں آنے کی دعوت دی تھی۔ انہوں نے بڑی شرافت کا ثبوت دیا تھا۔ یہ تفصیل میں نے اس لئے لکھی۔ تا کہ کسی صاحب کو آپ کے اس فقرہ سے دھوکہ نہ لگے۔ کہ میں آپ کے مہمانخانہ میں کس غرض کے لئے جایا کرتا تھا۔ اور مجھے کسی ہیچ سے آپ لوگوں کی خوشامد مدنظر تھی۔ یا آپ لوگوں سے گھل مل کر اور دوستی پیدا کر کے کسی فائدہ کا متمنی تھا۔ مجھے آپ کے اس بے وجہ طعنہ سے تکلیف پہنچی۔ آپ کئی مرتبہ میرے مکان پر تشریف لائے۔ اور اپنی غرض لے کر آئے مگر میں نے تو کبھی آپ کو طعنہ نہیں دیا۔ مگر آپ نے ایک ذاتی اور نجی معاملہ کو خواہ مخواہ اچھال کر مجھے حقیقت کے اظہار پر مجبور کیا۔

باقی رہا آپ کی لائبریری میں جانا تو اس کا قصہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ مکرمی ملک غلام فرید صاحب کو ایک کتاب کی ضرورت پڑی۔ جس کے متعلق ان کو پتہ لگا تھا کہ آپ کی لائبریری میں ہے۔ انہوں نے مجھ سے وہ کتاب لانے کو کہا۔ میں نے آپ کی لائبریری میں جا کر دس روپے نقد ضمانت داخل کی۔ اور کتاب لے آیا۔ لیکن جب کتاب داخل کرنے کے بعد ضمانت واپس مانگی۔ تو وہ کہیں پانچ چھ ماہ بعد جا کر ملی۔ اور اس عرصہ میں مجھے بار بار تقاضہ کے لئے آپ کی لائبریری میں جانا پڑا۔ دوسری بدقسمتی یہ ہوئی کہ لائبریرین صاحب نے مجھ سے درثمین فارسی مترجم خریدی۔ اور قیمت تین روپے بعد میں دینے کا وعدہ فرمایا۔ چار پانچ مہینے تک ان تین روپے کے لئے برابر آپ کی لائبریری جاتا رہا جب جا کر قیمت ملی۔ یہ ہے میری کہانی آپ کی لائبریری میں جانے کی۔

(۵) یہ صریح بہتان ہے کہ میں نے آپ سے ایسی باتیں کیں۔ جو عقیدت مند کا شیوہ نہیں۔ میں سوائے اس کے کیا عرض کروں کہ مہربانی فرما کر قسم کے ساتھ

بدعقیدگی کے وہ تمام الفاظ ضرور ضرور شائع فرمادیں۔ جو میں نے آپ کے سامنے کبھی بیان کئے ہوں۔ بظاہر اس فقرہ کا اس کے سوا اور کوئی مطلب نہیں۔ کہ آپ احمدیت اور خلافت کے ساتھ میرے تعلق اور اخلاص کے جذبہ کو لوگوں کی نظروں میں مشکوک اور مشتبہ کرنا چاہتے ہیں۔ مگر خاطر جمع رکھیں۔ جو احمدی دوست مجھ سے ذاتی طور پر واقف ہیں۔ وہ آپ کے فقروں میں نہیں آئیں گے۔ میں احمدیت اور خلافت سے وابستگی کو نجات کا ذریعہ سمجھتا ہوں۔ آپ کو خوب اچھی طرح یاد ہوگا۔ کہ ایک مرتبہ گفتگو کرتے ہوئے میں نے آپ سے کہا تھا۔ کہ "میں تو اس عقیدہ کا آدمی ہوں۔ کہ خلیفہ کے احکام کی بلا عذر اطاعت کرنی چاہیئے۔" آپ نے فرمایا۔ "اگر خلیفہ حکم دینے میں غلطی کرے"؟ اس پر میں نے عرض کیا تھا۔ "تب بھی ہمیں پوری اطاعت کرنی چاہیئے"

خلیفہ کا مقام تو بے حد بلند ہے۔ میں تو اس شخص کی اطاعت کو بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ جو ہمارا افسر یا حاکم بنایا جائے۔

یہ بات میں ہی نہیں کہتا۔ بلکہ آپ کے سابق امیر جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم بھی یہی فرماتے ہیں۔ چنانچہ ۱۹ر فروری ۱۹۳۶ء کو انہوں نے جو خطبہ دیا۔ اس میں صاف طور پر فرمایا:۔

"نظام کی بنیاد ایک ہی بات پر ہے۔ کہ اسمعوا واطیعوا (سنو اور اطاعت کرو) جب تک یہ روح پیدا نہ ہو جائے۔ جب تک تمام افراد جماعت ایک آواز پر حرکت میں نہ آجائیں۔ جب تک تمام اطاعت کی ایک سطح پر نہ آجائیں۔ ترقی محال ہے۔" (پیغام صلح جلد ۲۵ نمبر ۱۳ ۲۷ر فروری ۱۹۳۶ء)

نہایت سچ فرمایا جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے۔ اب دیکھ لیجئے۔ ہم لوگ "ایک نظام" کے ماتحت ہو کر قادیان میں اپنا بہت کچھ کھو آنے کے بعد بھی برابر ترقی کر رہے ہیں۔ اور آپ لوگ نظام کی عدم موجودگی کے باعث سب کچھ اپنے پاس رکھتے ہوئے بھی تنزل کی طرف جا رہے ہیں۔ ایک وہ وقت تھا۔ کہ آپ اپنے قول کے مطابق ۹۵ فی صدی تھے۔ ایک یہ وقت ہے۔ کہ آپ کے اپنے دل پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ ہم اقلیت میں ہیں۔ وہ سب کچھ "نظام" کی برکت ہے۔ اور یہ سب کچھ "نظام" کی عدم موجودگی کی نحوست ع

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

(۶) عجیب بات ہے۔ کہ آپ میری بدعقیدگی کا اظہار بھی فرما رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی لکھ رہے ہیں۔ کہ ہم تمہاری باتوں کو صفحۂ قرطاس پر لاکر تمہاری پوزیشن کو مخدوش نہیں کرنا چاہتے۔ اس سے زیادہ "پوزیشن کو مخدوش" کرنے کی کوشش اور کیا ہوگی۔ میں آپ ہی کے الفاظ میں آپ سے عرض کرتا ہوں۔ کہ "اپنے دل کے مزید پھپھولے بھی پھوڑ لیں۔ تاکہ ان سب کی جراحت ایک مرتبہ ہی کر دی جائے۔" (پیغام صلح ۱۲ر ستمبر ۱۹۵۶ء)

۱۹ر ستمبر کا پیغام صلح ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ "گذشتہ اشاعت میں ہم نے شیخ محمد اسماعیل پانی پتی کا ذکر کیا تھا۔ جنہوں نے خلافت محمود سے اپنا اخلاص ثابت کرنے کے لئے پیغام صلح کی تردید میں دو مضامین لکھے ہیں۔ ہمیں اس سے بحث نہیں۔ کہ وہ اپنے دعویٰ اخلاص میں کہاں تک حق بجانب ہیں"۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس سے زیادہ بے تکی بات کیا ہوگی۔ جب میں حضرت محمود کو واجب الاطاعت خلیفہ یقین کرتا ہوں۔ تو اگر میں اپنے اخلاص کا اظہار کروں۔ تو اس میں قابل اعتراض بات کیا ہو گئی؟ اور یہ طعنہ آخر مجھے کیوں دیا جا رہا ہے؟ کیا یہی بات آپ کے متعلق نہیں کہی جا سکتی۔ کہ جناب مولانا دوست محمد صاحب مدیر پیغام صلح نے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے ممبروں اور اس کے امیر صاحب سے اپنا اخلاص ثابت کرنے کے لئے مبایعین اور ان کے مقدس امام کے متعلق کئی تردیدی مضامین لکھے ہیں۔ ہمیں اس سے بحث نہیں کہ مولانا دوست محمد اپنے دعویٰ اخلاص میں کہاں تک حق بجانب ہیں۔ یا صرف اپنی نوکری بنی رہنے کے لئے انہوں نے یہ سلسلہ مضامین شروع کیا ہے؟"

یہ تو خیر ایک الزامی جواب تھا۔ مگر واقعہ یہ ہے۔ کہ میں نے اپنا اخلاص ثابت کرنے کے لئے نہیں بلکہ آپ کی بیرونی اور اندرونی سازشوں کا پردہ چاک کرنے کے لئے قلم اٹھایا تھا۔ اور الحمدللہ وہ پردہ میں نے چاک کر دیا ہے۔

آگے چل کر جناب ایڈیٹر صاحب فرماتے ہیں:۔

"سب سے پہلے ہم اس افسوسناک حقیقت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ ان لوگوں کو حضرت مولانا نور الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اس قدر بغض اور تعصب ہے۔ کہ طرح طرح سے انہیں کوسنا اور موردِ طعن ٹھہرانا آج ان کا شعار بن چکا ہے۔" (پیغام صلح ۱۹ر ستمبر ۱۹۵۶ء)

اس بہتان عظیم کے بارے میں ہم صرف اتنا ہی کہیں گے۔ کہ اگر ہمارے دل کے کسی گوشے میں بھی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے متعلق ذرا سا بھی بغض یا عناد ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کی ہم پر ہزار لعنت۔ بس اس سے زیادہ ہم مبایعین اور کچھ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن ہاں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ ہم پر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے کا الزام دینے والے اور آج ان کی محبت کا بناوٹی دم بھرنے والے ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ وہ خود اور ان کے "بزرگ" حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے رہے ہیں؟

اس سلسلہ میں ہم پہلے پیغام صلح کے "بزرگوں" کا تذکرہ کریں گے۔ اور اس کے بعد خود "پیغام صلح" کا۔ کیونکہ اولیت کا فخر "بزرگوں" ہی کو حاصل رہنا چاہیئے۔

رسوائے عالم ٹریکٹ "اظہار حق نمبر ۱ و نمبر ۲" جو "پیغام صلح" ہی کے بزرگوں میں سے ایک "بزرگ" کا کارنامہ تھا۔ اس میں وہ "بزرگ" فرماتے ہیں:۔

"جناب مولوی نور الدین صاحب کی میرے دل میں عزت ہے۔ مگر افسوس کہ ایسا موحد شخص اپنے امام کے کھلے کھلے منشاء کے خلاف ایک ہونہار قوم میں پیر پرستی کا بیج بونا چاہتا ہے اور قوم کو اس دق اور سل میں حکیم ہو کر مبتلا کرنا چاہتا ہے"۔ (اظہار حق ۱)

اسی پر بس نہیں آگے چل کر ارشاد ہوتا ہے:۔

"یہ کبھی گوارا نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ایسی ہونہار اور خادم اسلام قوم کی باگ ڈور خلاف منشاء بانیٔ سلسلہ کسی ایک شخص کے ہاتھ میں دے دی جائے۔ اور اسے خیالی خلیفہ بنا کر اس میں خودسری اور رعونت پیدا کی جائے۔" (ر ر)

یہ "اظہار الحق" جو درحقیقت "اظہار دجل و فریب" تھا۔ وہ اسی شخص کے قلم سے نکلا تھا۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام تھا۔ کہ "لاہور میں ایک بے شرم ہے"۔ (تذکرہ صفحہ ۶۵۱)

آج "پیغام صلح" اپنے الزام کو "انصار اللہ" کے سر تھوپنا چاہتا ہے۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی تعریف و توصیف میں پورے پورے صفحے کے مضمون لکھ رہا ہے۔ مگر کل یہی "پیغام صلح" ٹریکٹ اظہار الحق کی تائید اور حمایت میں سب سے آگے آگے تھا۔ اور اس کے ہر حرف کی تصدیق کر رہا تھا۔ چنانچہ اس نے لکھا:۔

"اظہار الحق نامی جو ٹریکٹ ہم نے دیکھے ہیں۔ اس میں ذرا شک نہیں کہ اکثر باتیں ان کی سچی ہیں" راقم محمد منظور الٰہی احمدی۔ میں ہر حرف سے متفق ہوں۔ سید انعام اللہ"

پیغام صلح مورخہ ۱۱/۱۳ ۱۶

اظہار الحق ۱ کا نمونہ تو آپ نے دیکھ لیا۔ اب اظہار الحق ۲ کا بھی ایک اقتباس ملاحظہ فرمایئے اس میں صاف لکھا ہے کہ:۔

"بھائیو! غور کرنے کا مقام ہے۔ کہ ایک ایسا شخص جو عالم قرآن و حدیث ہے۔ اور تجربہ کار بھی ہے۔ کس شرعی بناء پر آپے سے باہر ہو گیا؟ نہ جرم کو جرم کا پتہ۔ نہ اس پر فرد جرم لگائی گئی۔ سکھا شاہی حکومت کی طرح ایڈیٹر اور دوسرے متعلقین اخبار "پیغام صلح" کو زبانی اور بذریعہ الفضل ذلیل و خوار کرنا شروع کر دیا۔ کیا یہی انصاف اسلام سکھاتا ہے جس پر احمدی قوم کو چلانا مقصود ہے؟ اصل بات یہ ہے۔ کہ شخصی خود مختاری کا یہ ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔ کہ مقربانِ بارگاہ نے جس کے خلاف کان بھر دیئے۔ وہ قابلِ دار قرار پا گیا۔ خواہ وہ قصور وار ہو یا نہ ہو"۔ (اظہار الحق ۲)

اس ٹریکٹ میں "مقربین بارگاہ" کا طعنہ اسی شخص اور اس کے انصار کو دیا گیا ہے۔ جس کے متعلق پیغام صلح نے یہ افتراء باندھا۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ نے انہیں "نالائق اور بے فائدہ جوشیلے" کہا۔

یہ تو ہوئے پیغام صلح کے ایک "بزرگ" کے خیالات درباره حضرت خلیفہ اول رضؓ۔ اب بعض دوسرے "بزرگوں" کے رشحات قلم بھی حضرت خلیفہ اولؓ کے متعلق سن لیجئے۔ جن سے آپ کو صاف پتہ لگ جائیگا۔ کہ کیسے "پاکیزہ خیالات" پیغام صلح کے "بزرگ" حضرت خلیفہ اول رضؓ کے متعلق رکھتے تھے۔ اور کیسی خطرناک مخالفت ان کی کرتے رہتے تھے:۔

(۱) حضرت خلیفہ اول رضؓ اپنے ایک خط مورخہ ۲۷ر اگست ۱۹۱۳ء میں شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کو لکھتے ہیں:۔

"یہاں خطرناک مخالفت کا جلوہ ہے۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر شیخ صاحب شیخ رحمت اللہ صاحب نے تو میرے سامنے اور سید محمد حسین صاحب نے تحریراً اور مولوی محمد علی صاحب نے سنتا ہوں۔ گو ابھی میرے پاس ثبوت کے لئے کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور کیا لکھوں والسلام نور الدین" (الفضل جلد ۲ نمبر ۲۹ ۲۳ر اگست ۱۹۱۴ء)

(۲) حضرت خلیفہ اول رضؓ کا خط بنام ڈاکٹر محمد حسین صاحب۔

"آپ کا پیغام جنگ پہنچا۔ مولوی محمد علی اور خواجہ کمال الدین کی بیعت کر لو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خوب حق بیعت ادا کیا۔۔۔۔۔"

("اہل پیغام کے بعض خاص کارنامے")

(۳) اپنے اخیر زمانہ خلافت میں فتنہ پردازوں کی فتنہ پردازی کو دیکھ کر بار بار حضرت خلیفہ اول رضؓ نے اپنے خطبوں میں یہ فرمایا۔ کہ "خلیفے خدا ہی بناتا ہے۔ اور اسی نے مجھے بھی خلیفہ بنایا۔" (بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء) اس پر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب جو پیغام صلح کے "بزرگوں" میں سے ایک تھے۔ اپنے رسالہ "مرأۃ حقیقت" میں لکھا:۔

"بار بار یہ کہتے رہنا کہ خلیفے خدا بناتا ہے۔ میری سمجھ میں تو نہیں آتا۔ خلیفہ خدا بناتا ہوگا۔ تو محمد رسول اللہ کے بناتا ہوگا۔ جن سے خلفاء کا وعدہ تھا۔ جب مسیح موعود کے خلفاء کا وجود ہی کوئی نہیں۔ تو خلیفہ خدا بناتا ہے کی رٹ لگانا بالکل بے معنی ہے"۔

جناب مولانا دوست محمد صاحب ایڈیٹر پیغام صلح! دیکھا آپ نے؟ کتنے مہذب اور شائستہ، متین اور سنجیدہ الفاظ آپ کے "بزرگ" "حضرت مولانا نور الدین رحمۃ اللہ علیہ" کے متعلق استعمال کر رہے ہیں؟ (باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

منافقین نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے کہ وہ ہرگز جماعت مبائعین میں سے نہیں ہیں

مختلف احمدی جماعتوں کی متفقہ قراردادیں

جماعت احمدیہ پشاور کی قراردادیں

جماعت احمدیہ پشاور کا ایک اجلاس عام مسجد سول کوارٹرز میں مورخہ ۵۶/۱۰/۹ بعد نماز جمعہ زیر صدارت خاکسار شمس الدین امیر جماعت منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز بالاتفاق رائے پاس ہوئے

قرارداد ۱ جماعت ہائے احمدیہ لاہور ربوہ اور راولپنڈی نے گیارہ اشخاص کے متعلق جو ریزولیوشنز پاس کئے ہیں جماعت احمدیہ پشاور ان کی کامل تصدیق اور تائید کرتی ہے۔ اور ان تمام افراد کو جماعت احمدیہ سے خارج شدہ قرار دیتی ہے اور ایسے تمام منافقین سے اپنی برأت کا اظہار کرتی ہے۔

میاں عبدالوہاب صاحب کے متعلق شیخ نصیر الحق صاحب اور چوہدری اسد اللہ خاں صاحب کی شہادتوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کو نہ صرف یہ کہ برحق خلیفہ اور مصلح موعود نہیں سمجھتے بلکہ حضور کی شان اقدس میں وہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جو ایک ادنے ایمان رکھنے والا احمدی بھی استعمال نہیں کر سکتا۔ (ملاحظہ ہو اخبار "الفضل" مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۵۶ء) یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ وہ احرار ایجی ٹیشن ۳۵-۱۹۳۴ء کے زمانہ میں باقاعدہ طور پر احرار کو جماعت احمدیہ کی اندرونی خبریں پہنچانے کا کام کرتے رہے (ملاحظہ ہو بیان شیخ عبدالرحیم پراچہ بھیروی۔ مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۵۶ء و حلفیہ شہادت شیخ محمد اقبال صاحب [illegible] مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء)

نیز وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ افتراء گھڑ کر جماعت میں پھیلاتے رہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اولاد کے لئے دنیا ملنے کی دعا کی تھی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے اپنی اولاد کو خدا کے سپرد کیا۔ اور اس طرح انہوں نے اپنے والد بزرگوار کو جو اپنے آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا غلام سمجھتے تھے اپنے آقا سے برتر ظاہر کر کے نہ صرف ان کو جھوٹا قرار دیا۔ بلکہ بزعم خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی (نعوذ باللہ) تحقیر و تذلیل کرنے کی کوشش کی جو کہ کوئی احمدی جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ کا مامور اور مسیح موعود یقین کرتا ہو نہیں کر سکتا۔ (ملاحظہ ہو شہادت ڈاکٹر عبدالحق صاحب نواب شاہ سندھ مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۵۶ء۔)

پھر مرزا فضل احمد صاحب مرحوم پسر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو کہ مولوی عبدالوہاب کی پیدائش سے بھی ۱۰ سال قبل فوت ہوئے تھے۔ ایسا اتہام لگایا جس کے متعلق ان کے پاس قرآن کریم کی رو سے کوئی ثبوت نہ تھا (ملاحظہ ہو حلفیہ شہادت برکات احمد صاحب راجیکی و ملک صلاح الدین صاحب آف قادیان مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء)

یہ تمام امور بدترین دشمنی اور غداری پر مبنی ہیں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور جماعت احمدیہ سے کی جا سکتی ہے۔

میاں عبدالمنان کو اپنے برادر میاں عبدالوہاب کی ان باتوں کا اچھی طرح سے علم ہے۔ مگر انہوں نے کبھی اپنے بھائی سے بے تعلقی یا بیزاری کا اعلان نہیں کیا بلکہ الٹا مولوی عبدالوہاب کے متعلق حق کی گواہی پر شیخ نصیر الحق صاحب کو ملامت کی۔ (ملاحظہ ہو بیان شیخ نصیر الحق صاحب مندرجہ اخبار الفضل ۲۸ جولائی ۱۹۵۶ء) جس کے صاف معنے ہیں کہ خیالات میں دراصل دونوں بھائیوں کا اتفاق ہے۔ میاں عبدالمنان کے متعلق یہ بھی ثابت ہے کہ درحقیقت وہ خود بھی حسد و بغض میں ڈوبے ہوئے ہیں خلافت سے ان کی وابستگی ختم ہو چکی ہے اور آئندہ اپنی خلافت کی خواب دیکھتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو شہادت [illegible] صاحب ربوہ اور چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء

قرارداد ۲ جماعت احمدیہ پشاور کا یہ اجلاس عام حالیہ فتنہ منافقین کے دوران پیغام صلح کے ان الزامات کو قطعاً غلط جھوٹ اور افتراء پردازی پر مبنی قرار دیتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بیانات اور مضمونوں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی شان میں نازیبا کلمات استعمال کئے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہمیشہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا نام نہایت ادب اور احترام سے لیا کرتے ہیں بلکہ اکثر استاذی المکرم کے الفاظ سے یاد فرماتے ہیں۔ چنانچہ حضور اپنی تفسیر کبیر مطبوعہ سنہ ۱۹۴۰ء میں روح کے معنے کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "استاذی المکرم حضرت مولوی نورالدین صاحب اس کے یہ معنے کرتے تھے کہ روح سے مراد کلام الٰہی ہے۔۔۔۔۔۔ پرانے مفسرین میں سے بعض نے روح سے قرآن کریم مراد لیا ہے اور ان کی تفسیر حضرت استاذی المکرم کی تفسیر سے ملتی ہے۔ لیکن جیسا کہ ظاہر ہے روح سے صرف قرآن کریم مراد لینا اس قدر واضح نہیں جس قدر کہ کلام الٰہی کا مراد لینا اس لئے اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت استاذی المکرم کا قول زیادہ واضح اور موقعہ کے مناسب ہے۔ (ملاحظہ ہو تفسیر کبیر جلد سوم ص ۸۷[illegible])

ان چند سطور میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تینوں دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کو حضرت استاذی المکرم سے یاد فرمایا ہے۔ اور ان کی اس تفسیر کو سب مفسرین کی تفسیر سے افضل قرار دیا ہے جس سے ثابت ہے کہ مولوی عبدالوہاب اور پیغامیوں کا الزام سراسر کذب اور افتراء ہے۔

ہم جماعت احمدیہ پشاور کے اراکین پیغام صلح کے ایسے تمام الزامات کو بہتان عظیم قرار دیتے ہوئے ایسی افتراؤں سے کلی نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔

قرارداد ۳ جماعت احمدیہ پشاور [illegible] بیان مندرجہ اخبار پیغام صلح مورخہ ۵۶/۱۰/۳ کو ایک فریب اور چالبازی قرار دیتی ہے۔ جس سے ان کا اندرونہ خود بخود ظاہر ہو گیا ہے۔ بیان مذکور یخادعون اللہ والذین اٰمنوا وما یخادعون الا انفسھم کا مصداق ہے کیونکہ اس میں یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو خلیفہ برحق۔ مصلح موعود اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کو دیئے گئے۔ الہامات اور بشارات کا مصداق موعود فرزند سمجھتے ہیں۔

قرارداد ۴ جماعت احمدیہ پشاور کے نزدیک ہر وہ شخص جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کامل اطاعت سے انحراف کرتا ہے اور ان لوگوں سے کوئی ہمدردی رکھتا ہے۔ جن کا موجودہ فتنہ کے سلسلہ میں الفضل میں ذکر آ چکا ہے یا آئندہ آئے گا۔ وہ یقیناً عہد بیعت کو توڑتا ہے اور اسے کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ جماعت مبائعین کا ممبر کہلا سکے۔ یا اس کا کوئی قول و فعل جماعت احمدیہ کی طرف منسوب ہو سکے۔ اس لئے جماعت احمدیہ پشاور قرار دیتی ہے کہ اگر کوئی ایسا شخص پشاور میں ہوا جس کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ مبائعین جیسے خیالات نہیں رکھتا اور فتنہ میں ملوث افراد کے ساتھ کوئی ہمدردی یا تعلق رکھتا ہے تو اس کے متعلق ریزولیوشن پاس کر دیا جائیگا۔ کہ اسکو جماعت احمدیہ پشاور کا ممبر نہ سمجھا جائے۔ اور جماعت مبائعین سے ان کا نام خارج کیا جائے۔

جماعت احمدیہ پشاور بذریعہ خاکسار شمس الدین امیر جماعت پشاور

جماعت احمدیہ موضع جھول ضلع رحیم یار خاں

جماعت احمدیہ جھول کا اجلاس مورخہ ۵۶/۱۰/۱۹ بعد نماز جمعہ زیر صدارت پریذیڈنٹ محمد اسماعیل صاحب منعقد ہوا جس میں اتفاق رائے سے یہ ریزولیوشن پاس ہوا کہ جماعت ہائے احمدیہ ربوہ، لاہور سرگودھا۔ راولپنڈی نے منافقین کے بارہ میں جو قرارداد پاس کی ہیں۔ جماعت احمدیہ جھول ان کی پوری طرح تصدیق کرتی ہے۔ منافقین کا جماعت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور وہ اپنے عمل سے جماعت احمدیہ سے خارج ہو چکے ہیں۔

ممبران جماعت احمدیہ

موضع جھول

بتوسط

میاں محمد اسماعیل

جماعت چندر کے منگولے وپوپھارا ضلع سیالکوٹ

جماعت احمدیہ چندر کے منگولے وپوپھاہالاں ضلع سیالکوٹ کا بتاریخ ۱۷/۱۰/۵۶ اجلاس عام بصدارت چوہدری غلام محمدؐ صاحب امیر جماعت منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پیش ہو کر باتفاق رائے منظور ہوئے۔

چونکہ سلسلہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ ہے اور ہمارا ایمان اور عقیدہ ہے کہ ہماری روحانی اور دینی اصلاح اور ترقی اور اسلام کی ترقی اور غلبہ کے لئے سلسلہ احمدیہ میں خلافت کا سلسلہ جاری ہے۔ اور خلیفہ وقت کی اطاعت ہر بالغ احمدی پر واجب ہے۔ لہذا جو شخص یا جو اشخاص خلیفہ وقت کے دامن سے وابستہ نہیں یا وابستہ ہو کر خلیفہ وقت کی اطاعت اور وفاداری سے قولاً اور عملاً منحرف ہوں یا ایسا طرز عمل اور رویہ اختیار کرتے ہوں جس سے سلسلہ کے اندر بغاوت۔ سرکشی اور فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ نہ ہماری جماعت کے ممبر اور نہ کبھی مرکز میں ہمارے نمائندہ ہو سکتے ہیں۔

ہم اس اصول اور عقیدہ کی بناء پر مولوی عبدالمنان عمر۔ مولوی علی محمد اجمیری اور ان تمام افراد سے جن کے برخلاف جماعت لاہور و ربوہ نے ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے طرز عمل اور رویہ نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ ان کو خلیفہ وقت کے ساتھ عقیدت نہیں۔ لہذا ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ یہ لوگ اور ان کے ساتھی اور ہم خیال اور ان سے ہمدردی رکھنے والے ہماری جماعت کے نہ ممبر ہو سکتے ہیں۔ اور نہ ہی مرکز میں ہماری جماعت کے نمائندہ ہو سکتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ انہیں سچی توبہ کی توفیق مل جائے۔ اور خلیفہ وقت انہیں معاف فرما دیں۔

خاکسار ان ممبران جماعت احمدیہ
چندر کے منگولے وپوپھاہالاں
بذریعہ حاجی اللہ بخش سکرٹری مال

کاچیلو چک ۲۷۰/A ضلع تھرپارکر سندھ

مورخہ ۲۱/۱۰/۵۶ بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ کاچیلو چک ۲۷۰/A ضلع تھرپارکر سندھ نے متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی۔

"ہم ممبران جماعت احمدیہ کاچیلو باتفاق عہد کرتے ہیں کہ معاندین خلافت کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہیں رکھیں گے۔ اور اس طرح ان لوگوں کو جن کے متعلق جماعت احمدیہ لاہور و ربوہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ لوگ اس جماعت کے ممبر نہیں۔ اگر خدانخواستہ ان میں سے کوئی ہمارے پاس آکر رہے تو ہماری جماعت کا ممبر نہیں ہوگا۔

صوفی غلام محمدؐ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
چک ۲۷۰/A کاچیلو ضلع تھرپارکر سندھ

کتھووالی ۳۱۲ ضلع لائلپور

مورخہ ۱۹/۱۰/۵۶ بعد نماز جمعہ احباب جماعت احمدیہ کتھووالی چک ۳۱۲ ج ب ضلع لائلپور نے متفقہ طور پر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا۔

۱۔ جماعت ہائے احمدیہ ربوہ۔ لاہور راولپنڈی۔ سرگودھا۔ لائلپور نے مولوی عبدالوہاب صاحب مولوی عبدالمنان صاحب اور ان کے دیگر رفقاء کے بارہ میں جو بیزاری اور لاتعلقی کا اظہار کیا ہے۔ جماعت احمدیہ کتھووالی چک ۳۱۲ ج ب کے احباب ان ریزولیوشنز کی تائید کرتے ہیں۔

۲۔ احباب جماعت کتھووالی چک ۳۱۲ ج ب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خلیفہ برحق اور مصلح موعود مانتے ہیں۔ اور مرتے دم تک خلافت سے وابستگی کا عہد کرتے ہیں۔ اور ان منافقین سے مکمل طور پر لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔

محمد امین شاہ معلم
کتھووالی چک ۳۱۲ ج ب ڈاکخانہ چک ۳۱۲ ج ب
براستہ گوجرہ ضلع لائلپور

جماعت احمدیہ بدوملہی

مورخہ ۱۹/۱۰/۵۶ بروز جمعہ جماعت احمدیہ بدوملہی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے

۱۔ ہم سب ممبران جماعت احمدیہ بدوملہی بمعہ ممبرات لجنہ اماء اللہ بدوملہی موجودہ فتنہ پردازوں اور ان کے ساتھیوں سے برأت کا اظہار کرتے ہیں۔

۲۔ ہمیں پوری طرح یقین ہو گیا ہے کہ مولوی عبدالوہاب صاحب عمر احرار کے فتنہ کے وقت سے ہی خلافت کے دشمن چلے آرہے ہیں مولا کریم کا یہ بے پایاں احسان ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اور حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کو پہلے سے ہی بذریعہ الہام وکشوف ان حالات سے مطلع کر دیا تھا تا جماعت اپنی جگہ مضبوطی اور استقلال کے ساتھ قائم رہے۔

(۳) ہم مولا کریم کے اس بہت بڑے احسان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اس نے محض اپنے فضل وکرم سے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اس فتنہ منافقین کا سر کچلنے کا اپنے فضل وکرم سے موقعہ عطا فرمایا ہے۔

۴۔ ہم تمام ممبران جماعت احمدیہ بدوملہی منافقین اور ان کے ساتھیوں و معاونوں کے متعلق یقین اور وثوق کے ساتھ کہتے ہیں کہ ان لوگوں کا جماعت احمدیہ سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

۵:۔ ہم اپنے پورے یقین و اطمینان سے اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب الوصیت کے مطابق خلیفہ برحق ہیں اور آپ ہی وہ اولوالعزم خلیفہ اور مصلح موعود ہیں جس کی بشارت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی پاک مقدس وحی میں دی ہے۔

۶۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اخبار پیغام صلح نے جو یہ لکھا ہے کہ نعوذ باللہ آپ نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح اول کی شان کے خلاف الفاظ استعمال کئے ہیں ہم اس کو جھوٹ اور بہتان قرار دیتے ہیں۔ ہمیں یہ یقین ہے کہ یہ شرارت صرف اپنے عیبوں کو چھپانے اور اس فتنہ کو ہوا دینے کے لئے پھیلائی گئی ہے

ہمارا اس بات پر پختہ ایمان ہے کہ حضور نے کبھی بھی اپنے کسی کلام اور تحریر میں ایسا کوئی لفظ استعمال نہیں فرمایا جو حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی شان کے خلاف ہو بلکہ ہمیشہ حضور اقدس خلیفۃ المسیح اولؓ کا ادب اور احترام کرتے رہے ہیں۔

۷۔ ہم متفقہ طور پر ان ریزولیوشنز کی پرزور تائید کرتے ہیں جو جماعت احمدیہ لاہور۔ جماعت احمدیہ ربوہ۔ جماعت احمدیہ راولپنڈی نے پاس کئے ہیں —

خاکسار۔ ڈاکٹر نورالدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
بدوملہی۔ ضلع سیالکوٹ۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کا معیار پرائمری مقرر فرمایا ہے۔ پرائمری سے اوپر کے طلبہ بھی اپنے معیار قابلیت کے مطابق مناسب درجہ میں لئے جا سکیں گے۔ نصاب سات سال ہوگا۔ جو احباب اپنے بچوں کو تبلیغ دین کے لئے تیار کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں ۳۱ اکتوبر تک اپنے بچوں کی درخواستیں پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ کو بھیج دینی چاہئیں۔ درخواست کنندہ طلباء میں سے وہ داخل ہو سکیں گے۔ جو خوشخطی اور املا لکھنے میں کامیاب ہوں گے۔

یکم نومبر کو ایسے طلباء کو امتحان کے لئے جامعہ احمدیہ ربوہ پہنچ جانا چاہئے۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

مسمی غلام رسول صاحب جو چنیوٹ میں دھوبی کا کام کرتے تھے کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو نظارت امور عامہ میں اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب بمشکل دو ماہ باقی ہیں۔ لہذا تمام جماعتوں کے کارکنان مال سے التماس ہے کہ اس چندہ کی فراہمی کے لئے خاص کوشش فرمائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

بزمِ احمدؐ کوئٹہ کا جلسہ برکاتِ خلافت

مؤرخہ ۱۲/۵۶ بروز اتوار "بزم احمد کوئٹہ" کا اجلاس جناب عبدالرشید صاحب ارشد مربی سلسلہ کی زیر صدارت "منصب خلافت" کے موضوع پر منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد مکرم خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب نے "کیا خلیفہ معزول ہو سکتا ہے" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا جس خلافت کا اللہ تعالیٰ نے آیت استخلاف میں مومنوں سے وعدہ فرمایا ہے ان کے تقرر کو اس نے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ یعنی گو بظاہر انہیں مومنوں کی جماعت منتخب کرتی ہے لیکن اس میں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے اور وہ جس آدمی کو خلافت کا اہل سمجھتا ہے اس کی طرف مومنوں کے دلوں کو مائل کر دیتا ہے۔ لہٰذا جب ایک شخص کے متعلق ہم نے تسلیم کر لیا کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے منتخب کیا ہے اس کے بعد اس کے عزل کا سوال پیدا کرنا خدا تعالیٰ کے انتخاب پر اعتراض کرنا ہے اور بالفاظ دیگر یہ کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت غلطی سے ایک نااہل آدمی کو خلافت کے لئے چن لیا تھا۔ آپ نے کہا کوئی بھی عقلمند اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ پس ایسے اعتراض کرنے والے کو ہم ہرگز مومن نہیں کہہ سکتے۔

سید عبدالرشید صاحب ریٹائرڈ ریلوے سپروائزر نے "منصب خلافت" کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا کہ منصب خلافت جس شخص کو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے وہ ہر لحاظ سے قابل عزت اور احترام ہوتا ہے اور مومنوں کا اس کے ساتھ ایک روحانی تعلق ہوتا ہے۔ آپ نے کہا اگر اس پر اعتراضات کا دروازہ کھول دیا جائے اور اس کے عزل کا سوال پیدا کیا جائے تو اس کا احترام دلوں سے جاتا رہے گا اور وہ روحانی تعلق جو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی جماعت اور اس کے درمیان پیدا کیا ہے وہ کم ہو جائے گا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کی ترقی تنزل میں بدل جائے گی۔

اس کے بعد لالہ عبدالحق صاحب نے "خلافت کی اہمیت اور ضرورت" کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا کہ انبیاء کے بعد ان کے مشن کو پھیلانے اور مضبوط کرنے کے لئے خلافت کی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی نبوت کی۔ جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ خلیفہ کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں وہ بالفاظ دیگر یہ کہتے ہیں کہ اب ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو دنیا میں پھیلانے کی ضرورت نہیں اور اس طرح وہ آپ کے مشن کو مٹا کر خدا تعالیٰ کے منشا کو ناکام بنانا چاہتے ہیں۔

آخر میں جناب مربی صاحب نے "برکات خلافت" کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا کہ آیت استخلاف میں خلافت کے ذریعہ تین بڑی بڑی برکتوں کے حصول کا مومنوں کو وعدہ دیا گیا ہے اور یہ تینوں برکتیں جماعت احمدیہ کو خلافت ثانیہ کے ذریعہ حاصل ہیں۔ آخر میں حضور کی صحت اور کام کرنے والی لمبی عمر کے لئے دعا کی گئی۔

عبدالقیوم جنرل سیکرٹری بزم احمد کوئٹہ

اجتماع اطفال الاحمدیہ کراچی

اطفال الاحمدیہ کراچی کا ایک عام اجتماع مؤرخہ ۱۴/۵۶ کو منعقد ہوا۔ افتتاحی تقریر میں محترم چوہدری عبداللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے اطفال کو قیمتی نصائح فرمائیں۔

اطفال نے مختلف علمی اور دینی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ اول اور دوم رہنے والے اطفال کو محترم قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے انعامات تقسیم کئے۔

مندرجہ ذیل مقابلہ جات ہوئے:۔ معائنہ صفائی۔ قرآن خوانی ناظرہ۔ قرآن کریم باترجمہ نماز زبانی۔ نماز باترجمہ۔ مقابلہ حفظ قرآن کریم۔ احادیث۔ الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اشعار درثمین۔ پرچہ دینیات و جنرل نالج۔ تقریری مقابلہ۔

سید عبدالعزیز ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

دعائے مغفرت

میرے والد بزرگوار مکرم راجہ غلام حیدر صاحب چند دن بخار میں مبتلا رہ کر مؤرخہ ۲۱/۵۶ کو اپنے گاؤں ہجکہ میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر تمام احباب سے درخواست ہے کہ محترم والد صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ نیز ان کے جملہ پسماندگان اور متعلقین کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو اور ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

راجہ نذیر احمد ظفر سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر "المصلح" حال ساکن ہجکہ ڈاکخانہ بھیرہ ضلع سرگودھا

جھنگ صدر میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک موقعہ پر جماعت احمدیہ جھنگ صدر نے مؤرخہ ۱۷ر اکتوبر ۱۹۵۶ء بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد کیا۔ تلاوت قرآن کریم حافظ غلام رسول صاحب نے کی۔ اس کے بعد چوہدری محمد صادق صاحب نے خوش الحانی سے کلام محمود سے ایک نظم پڑھی۔ پھر چوہدری شاہ محمد صاحب شاہد نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اتحاد اقوام عالم" کے موضوع پر تقریباً ایک گھنٹہ تقریر کی۔ ان کے بعد چوہدری عبدالجبار صاحب نے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی مشہور نظم "سلام بحضور خیر الانام" پڑھی۔ اور منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام چوہدری محمد صادق صاحب نے سنایا۔ پھر حافظ محمد رمضان صاحب کی تقریر بعنوان حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ" کے موضوع پر تقریباً سوا گھنٹہ ہوئی۔ حافظ صاحب موصوف نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بعض واقعات کو دلنشین انداز میں بیان فرمایا۔ تقریر کے دوران میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی اشعار خوش الحانی سے حافظ صاحب پڑھتے تھے تو ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہوتی تھی۔ تقریر کے اختتام پر لمبی دعا ہوئی۔

لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ اور مسجد کو رنگ برنگ کے قمقموں کی روشنی سے مزین کیا گیا تھا

سیکرٹری اصلاح و ارشاد جھنگ صدر

خانیوال میں برکاتِ خلافت پر جلسہ

مورخہ ۷/۵۶ بروز اتوار بوقت ۹ بجے بعد نماز فجر مجلس انصار اللہ خانیوال نے برکات خلافت پر ایک اجلاس کیا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید چوہدری محمد عبداللہ صاحب نے کی اور عہد خاکسار زعیم انصار اللہ نے دہرایا۔

درثمین سے نظم "لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا" خالد پرویز ابن چوہدری محمد شریف صاحب نے پڑھی چوہدری محمد عبداللہ صاحب نے اور مکرم حکیم انوار حسین صاحب نے اور خاکسار ولی محمد زعیم انصار اللہ خانیوال نے برکات خلافت پر تقاریر کیں اور ثابت کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی برحق خلیفہ ہیں۔ سلف صالحین اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کی روشنی میں برکات خلافت کی اہمیت واضح کی۔ نوجوانوں نے بھی اجلاس میں شرکت کی۔

ولی محمد زعیم انصار اللہ خانیوال

درخواستہائے دعا

(۱) میری بڑی ہمشیرہ محترمہ ایک ماہ سے بعارضہ بخار بیمار چلی آ رہی ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے آمین بشیر احمد ضیاء الاسلام پریس ربوہ

(۲) میری خالہ نسیم اختر صاحبہ بنت فضل احمد صاحب بھیروی بھیرہ میں تقریباً دو ماہ سے بعارضہ پیچش بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ لطف المنان بھیروی دارالرحمت وسطی ربوہ

(۳) خاکسار نے امسال ماہ ستمبر میں ایف۔ اے (انگلش) کا امتحان دیا ہے بزرگان جماعت اور قارئین الفضل دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مجھے اعلےٰ نمبروں پر کامیابی عطا فرمائے آمین

میاں بشیر احمد معرفت اینگلو پنجابی کالج ٹمپل روڈ لاہور

(۴) میری اہلیہ صاحبہ آج کل سالی سینی ٹوریم مری میں زیر علاج ہیں۔ تمام بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

نور احمد سنوری از راولپنڈی

(۵) برادرم مولوی عنایت اللہ صاحب انسپکٹر خدام الاحمدیہ کی اہلیہ محترمہ عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں اور دوسرا ان کا بچہ بھی بوجہ بخار بیمار ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ ہر دو کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد شریف ربوہ

(۶) میرے بھائی محترم جمال الدین صاحب وسعادت صاحبہ عرصہ ایک ہفتہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے صحت کیلئے درخواست دعا ہے۔

نصیر الدین جھنگی محرر

تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز (بقیہ صفحہ اول)

میاں محمد رمضان صاحب کارکن تبشیر -/۵ لم روپے۔ آپ کا وعدہ بھی تقریباً آپ کی ایک ماہ کی آمد کے قریب ہے۔

مرزا محمد اسماعیل صاحب اینڈ سنز چمن بلوچستان -/۸۰ روپے۔ وہ تحریر فرماتے ہیں۔ امید ہے کہ حضور آخر اکتوبر یا نومبر میں اعلان فرمائیں گے۔ خاکسار حضور کی خوشنودی اور دعا کے لئے اپنی رقم پیشگی ارسال کر رہا ہے۔ دنیاوی ضروریات تو بے حساب ہوتی ہیں۔ مگر یہ زمانہ بھی کسی کسی کو ہی نصیب ہوتا ہے۔ تحریک جدید کے چندے ادا کر لینے کو ہی خاکسار اپنے لئے تمام خوشیوں کے حصول کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ حضور کی خدمت میں نہایت مؤدبانہ دعا کی درخواست ہے۔

کراچی کی جماعت کے سیکرٹری مال تحریک جدید سال رواں کے وعدوں کے سو فی صدی پورا کرنے کے لئے احباب سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ تحریک جدید کا ہر مجاہد جس نے وعدہ کیا ہے۔ وہ اپنے وعدے کو ۳۰ نومبر سے قبل جو وعدوں کی **آخری میعاد** ہے۔ سو فی صدی پورے کر لے۔ تا آئندہ سال کی تحریک میں دوست نہایت شاندار اضافے کے ساتھ وعدہ کر سکیں۔ چنانچہ صاحب موصوف نے لکھا۔ کہ حضرت اقدس آئندہ سال کے لئے اعلان آخر اکتوبر یا نومبر میں فرمائیں گے۔ احباب ابھی سے کوشش کرنا شروع کر دیں۔ کہ آپ کے حلقے کے وعدہ جات جلد از جلد لئے جا سکیں۔ تاہم حضرت اقدس کی آواز آنے پر فوری طور پر لبیک کہہ سکیں۔ آئندہ سال کے لئے وعدے مندرجہ ذیل فارم میں لئے جائیں گے:۔

نام معہ پورا پتہ۔ ماہوار آمد۔ وعدہ تحریک جدید سال گذشتہ۔ وعدہ تحریک جدید سال رواں۔ صورت ادائیگی یعنی کس ماہ ادا کریں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ پڑھنے کے بعد ہر شخص کوشش کرے۔ کہ اس کا وعدہ گذشتہ سال سے نہ صرف اضافے کیساتھ بلکہ نمایاں طور پر اضافے کیساتھ پیش ہو۔ تا اسلام اور احمدیت کی تبلیغ میں کوئی حرج واقع نہ ہو۔ بلکہ اس سال میں وہ بہت زیادہ ترقی کر جائے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غرض و غائت یہی ہے۔ کہ اسلام کا جھنڈا دنیا کے کونے کونے میں گاڑ دیا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا سکہ تمام دنیا میں بیٹھ جائے یہی ہر احیائے دین جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ پس جماعت احمدیہ کا ہر شخص مرد ہو یا عورت جوان ہو یا بوڑھا "تحریک جدید" کی قربانیوں میں شامل ہو جائے اور شاندار اضافہ سے وعدہ کر کے جلد ادا کرنے کی جدوجہد کرے۔

واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔ (وکیل المال تحریک جدید)

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲ سے آگے)

کہ ایسا ایمان مثلاً جیسا کہ قرون اولیٰ میں پیدا ہوا تھا۔ اب کس طرح پیدا کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ مضمون نگار نے بتایا ہے۔ ایسا ایمان جیسا کہ مادہ پرستوں کے ٹھوس مادی اشیاء کے مشاہدہ و تجربہ سے حاصل شدہ ایمان سے بھی زیادہ مضبوط اور زیادہ ٹھوس ہو۔ وہ ایمان جو ایمان انسان کو حرکت میں لاتا ہے۔ اور فعال بنا دیتا ہے۔ ایسا ایمان آخر کس طرح پیدا ہو سکتا ہے؟ دوسرے لفظوں میں دیکھنا یہ ہے۔ کہ قرون اولیٰ میں ایسا شعلہ خیز ایمان کس طرح پیدا ہوا تھا۔ کیا اس وقت کوئی مؤتمر قائم کی گئی تھی۔ جو تمام دنیا کے لوگوں کا جائزہ لے۔ اور فلسفیانہ اور سائنٹفک طریقوں سے کام لیا گیا تھا؟ دیکھنا یہ ہے۔ کہ اسلام کی اشاعت کرنے والے اسی وقت کس طرح ایمان کی دولت سے مالا مال کئے گئے تھے۔ کیا انسانی تدابیر سے یا وہ ایک الٰہی چشمہ تھا۔ جو سرزمین عرب میں پھوٹ نکلا تھا۔ جس نے تمام دنیا کو سیراب کر دیا تھا؟

افسوس ہے کہ فاضل مضمون نگار نے جو تدابیر پیش کی ہیں۔ وہ اپنی سعی و کوشش اور عقل و خرد تک ہی محدود رکھی ہیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ کا کوئی تعلق واسطہ نہیں رکھا۔ یہ تو درست ہے کہ تمام ممالک میں اسلام کا جوش رکھنے والے مبلغین پھیلا دینے سے کامیابی ہو سکتی ہے۔ مگر سوال تو یہ ہے۔ کہ ایسے سرپھرے دیوانہ صفت لوگ جو یہ کام کریں۔ کس طرح پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ کیا فاضل مضمون نگار اور دردمندانِ اسلام نے کبھی اس پہلو پر بھی غور کرنے کی تکلیف کی ہے۔ کہ ایمان بالغیب اس وقت تک ایسی شان پیدا نہیں کر سکتا۔ کہ وہ مادہ پرستوں کے احساس مادہ سے بھی محکم تر ہو۔ جب تک تعلق باللہ کو بھی ایک ٹھوس حقیقت نہ مانا جائے۔ اور جب تک اللہ تعالیٰ کا اسی طرح یا اس سے بھی زیادہ براہِ راست تجربہ اور مشاہدہ نہ ہو۔ جس طرح مادہ اشیاء کا حواس ظاہری سے ہو سکتا ہے۔ زندہ ایمان پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہمیں زندہ خدا۔ زندہ رسول اور زندہ کتاب کا ایسا احساس ہو۔ جیسا کہ ظاہری حواس سے مادی اشیاء کا تجربہ اور مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ ایسا ایمان اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔

لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار

انصار اللہ کا دوسرا سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور اختتامی خطاب

اجتماع میں ۱۰۶ مجالس کے دو سو نمائندوں اور ڈیڑھ ہزار کے قریب زائر انصار کی شرکت

ربوہ — انصار اللہ کا دوسرا سالانہ اجتماع جو یہاں دعاؤں اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں مورخہ ۲۶ اکتوبر کو نماز جمعہ کے بعد شروع ہوا تھا اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں اور تضرعات کیساتھ ۲۷ اکتوبر کو شام کے ساڑھے چار بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ آخری اجلاس سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک خطاب فرمایا۔

حضور نے اس امر پر زور دیا کہ انصار اللہ کا اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا اس امر کا متقاضی ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی تمام صفات کے ساتھ ہمیشہ سے قائم اور زندہ ہے اسی طرح تم بھی باوجود اپنی محدود زندگی کے خلافت کے استحکام اور دین کی خدمت کی خاطر قربانی کرنے کے جذبہ کو ہمیشہ جماعت میں زندہ اور قائم رکھو اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے۔ جبکہ تم اس جذبہ کو صرف اپنے تک محدود نہ رکھو۔ بلکہ اولاد در اولاد آئندہ نسلوں میں اسے منتقل کرتے چلے جاؤ۔ حضور نے فرمایا اگر تم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاؤ۔ تو یقیناً خلافت کا بابرکت نظام قیامت تک تم میں قائم رہے گا۔ تم دنیا کے گوشے گوشے میں اسلام کو غالب کرنے کی توفیق پاؤ گے۔ اور تمہیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی غیر معمولی مدد اور نصرت حاصل رہے گی۔ جس کے نظارے تم کئی بار دیکھ چکے ہو (حضور ایدہ اللہ کے اس پُر معارف خطاب کا تفصیلی خلاصہ آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں)

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے ایک پُر سوز اجتماعی دعا کرائی جس پر دوسرا سالانہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

اس اجتماع میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی خاص درخواست پر تربیت کے موضوع پر ایک نہایت قیمتی مقالہ پڑھا۔ اور انصار اللہ کو نہایت زریں ہدایات سے نوازا۔ علاوہ ازیں انصار اللہ نے متعدد علمی و تربیتی مسائل پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ اور صحابہ کرام و بزرگان سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر سنیں۔ نیز خدمت دین و قوم کے لئے مجلس شوریٰ میں تعمیری تجاویز پر غور کر کے بعض اہم فیصلے کئے۔

اجتماع کے ایام انصار اللہ نے اسلام اور احمدیت کے غلبہ اور پاکستان کے استحکام کے لئے اجتماعی دعاؤں ذکر الٰہی اور عبادات میں گزارے۔ باجماعت نمازوں کے التزام کے علاوہ ازیں ۲۶ اور ۲۷ اکتوبر کی درمیانی رات کو اجتماعی طور پر نماز تہجد بھی ادا کی گئی ۲۶ اکتوبر کے افتتاحی اجلاس کے بعد بھی بعض بیرونی مجالس کے نمائندے اجتماع میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ اسی طرح زائرین کی حیثیت سے شرکت کرنے والے انصار کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا مجموعی لحاظ سے اجتماع میں ۱۰۶ مجالس کے دو سو نمائندوں اور ڈیڑھ ہزار کے قریب زائر انصار نے شرکت کی۔ اجتماع گذشتہ سال کی نسبت ہر طرح زیادہ بارونق اور کامیاب رہا۔ اللھم زد فزد۔

نوابزادہ میاں عبدالرحمٰن خان صاحب کی وفات (بقیہ صفحہ اول)

بہت مخلص احمدی اور پابند صوم و صلوٰۃ تھے بلکہ نماز تہجد کے بھی پابند تھے۔ اور سابق نواب صاحب مالیر کوٹلہ کے داماد اور موجودہ نواب صاحب کے برادر نسبتی تھے۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر قریباً ساڑھے باسٹھ سال تھی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم نوابزادہ صاحب کو اپنے فضل و رحمت میں جگہ دے۔ آمین اللھم آمین